695-کیا ختم قرآن کی تقریب کی جاسکتی ہے

سوال

ایک لڑکی نے پہلی مرتبہ قرآن کریم تلاوت کے ساتھ ختم کیا اور وہ چاہتی ہے کہ اس مناسبت سے ایک تقریب کا اہتمام کرے اور اس میں اپنی سہیلیوں کو مدعو کرنے کے لیے کارڈوں میں کیا لکھنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

ایسے ملک جہاں پر دین اسلام اجنبی ہو، اور اخلاقیات سے گرے ہوئے معاشرے میں کسی مسلمان لڑکی کا اس عمر (11 سال کی) میں کتاب اللہ کی مکمل تلاوت کرنا بہت عظیم اور قدر والا کام ہے ، اور پھر جیسا کہ سوال میں اس نے اپنا نام بھی ذکر نہیں کیا جو کہ ان شاء اللہ اخلاص کی علامت ہے ۔

میرے خیال میں اس کام پر دوسروں کو ابھارنے اور رغبت دلانے کے لیے تقریب کرلینی چاہیے ، اور اگر یہ دعوت صرف چند سہیلیوں اور رشتہ داروں پر مشتمل ہو جس میں آپ قرآن کریم پڑھنے کا تجربہ ان کے سامنے رکھیں تاکہ انہیں بھی اس کام کے لئے تیار کریں جس میں ریاء اور دکھلاوا نہ ہو تو بہتر ہے ۔

اور اسی طرح اس تقریب میں کوئی ماں قرآن کی عظمت اور تلاوت کی فضیلت اور قرآن کے ساتھ کیسا ادب ہونا چاہیے بیان کرے ، اور اسی طرح اگر یہ لڑکی اس مناسبت سے خوشی محسوس کرتے ہوئے اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے کے لیے کھانا کھلائے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں لیکن اس تقریب میں کوئی غلط کام نہ ہو۔

مندرجہ بالا بیان سے یہ واضح ہوا کہ قرآن کریم حفظ یا تلاوت کا ختم قرآن کی تقریب میں کھانا وغیرہ تیار کرنے میں دو قسم کے فتنوں کا خدشہ ہے :

ایک تو ریاء و دکھلاوا ، اور فخر و غرور ، اور دوسرا یہ اعتقاد رکھنا کہ یہ تقریب دین کا حصہ ہے ، اور ہر دفعہ قرآن مجید ختم کرنے کے بعد تقریب کرنا مشروع ہے ، تو اس اعتقاد کی وجہ سے یہ بدعت ہوگی ۔

یہ تقریب ان آفات سے اس وقت بچ سکتی اور بدعت نہیں ہوگی جب کہ اس میں اخلاص للہ اور بہت ہی کم رشتہ داروں کو مدعو کیا جائے ، اور یہ ضروری ہے کہ بعض اوقات اس تقریب کو چھوڑا بھی جائے تاکہ یہ گمان نہ پیدا ہو کہ یہ سنت ہے ۔

اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ وہ آپ کو قوت حفظ اور قول عمل میں اخلاص سے نوازے ۔

واللہ تعالی اعلم .